OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

ایوب ندیم کی نظم نگاری کے مذہبی وروحانی اور تہذیبی ومعاشرتی پہلو
Ayub Nadeem's poetry in the context of true love

Dr.Zahid Akhter Shaheen
Visiting Assistant Professor of Urdu, KFUEIT, Rahim Yar Khan
Dr.Shazia Andleeb
Assistant Professor of Urdu, KFUEIT, Rahim Yar Khan
Mehwish Anwer
M.Phil Scholar Urdu, KFUEIT, Rahim Yar Khan

Abstract

The questions that emerge from Ayub Nadeem's poetry are full of contemporary sensibilities. In contemporary times, progressive waves in art and culture have brought artists to the climate of philanthropy, because the poetry in which the search for man and humanity has been left behind can only be called barren and ineffective poetry. The facts identified by Ayub Nadeem in the background of the man and society of his era. Our hearts will testify to them that they are true and basic facts. This shift towards philanthropy within the creative sphere underscores the idea that poetry devoid of a quest for understanding humanity becomes barren and ineffective. Nadeem's work delves into the intricacies of human existence within the context of his era, unearthing profound and fundamental truths that resonate deeply with our hearts

Keywords: Ayub Nadeem, poetry, art, culture, philanthropy, man, humanity, facts, society.

تمہید

CC BY

نظم نگاری کسی ملک یاعلاقے کی تاریخ، فرھنگ، اور اجتماعی موقع پر منحصر ہوتی ہے، نظم نگاری میں مذہبی موضوعات کا اہم کردار ہوتا ہے۔ مذہبی شاعری کے ذریعے لوگ اپنے اعتقادات، عبادات، اور دینی تجربات کو اظہار کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اردو اور فارسی شاعری میں اسلامی موضوعات پر زیبا اشعار لکھے گئے ہیں جو مذہبی معنوں کو بیان کرتے ہیں۔ نظم نگاری کے زریعے انسانی روحانیت کو بھی اظہار کیا جاسکتا ہے۔ شاعران عام طور پر معنوں کی تلاش میں روحانیت کے مسائل پر غور کرتے ہیں اور انسانیت کے روحانی جانب کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نظم نگاری تہذیب کی مخصوصیات کو بھی بیان کرتی ہے۔ اس میں مختلف فنون، رسومات، اور روایات کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ اردو شاعری میں مغربی تہذیب، فارسی ادب کا تاثر، اور اسلامی تہذیب کے مواضع پر شاعران نے اپنی شاعری کو متاثر کن طریقے سے ترتیب دیا ہے۔ ایوب ندیم کی نظمیں تازگی سے بھرپور ہیں جو قاری کو سرشاری کی سی کیفیت میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ "چاند میرا ہم سفر" میں روایتی موضوعات کے ساتھ ساتھ منزل کی تلاش، زمانے کے معاملات، عشق کی آرزو جیسے حساس پہلو ہیں۔ ہمہ جہت شاعری کے مالک ایوب ندیم جو نئے پہلو اور نئے خیالوں کی تلاش میں ہمیشہ رہتا ہے۔ ڈاکٹر سعادت سعید لکھتے ہیں:

> "ایوب ندیم کی شاعری سے ابھرنے والے سوالات عصری احساسات سے مملو ہیں۔ عصر حاضر میں فن و ثقافت میں ترقی پسندانہ لہریں فنکاروں کو انسان دوستی کی اقلیم میں لے آئی ہیں کیونکہ جس شاعری میں انسان اور انسانیت کی تلاش کا کام پس پشت ڈال دیا گیا ہو اسے بے برکت اور بے تاثیر شاعری ہی کا نام دیا جاسکتا ہے۔ ایوب ندیم نے اپنے عہد کے انسان اور سماج کے پس منظر میں جن حقائق کی نشاندہی کی ہے۔ ان کے بارے میں ہمارے دل گواہی دیں گے کہ یہ سچے اور بنیادی حقائق ہیں"۔[1]

ایوب ندیم کی نظمیہ شاعری میں حیرت کا پہلو نمایاں ہے۔ وہ اپنی نظم کا اختتام حیرت پر کرتا ہے اور نتیجہ قاری پر چھوڑ دیتا ہے۔ ان کا طرز بیان منفرد ہے۔ جس میں لطافت روانی کا احساس ملتا ہے۔ ہر شاعری کی طرح ان کی شاعری میں بھی عشق و محبت کا موضوع بھی ملتا ہے۔ فنی طور پر بات کریں تو نئی تراکیب اور نادر تشبیہات اور استعارات کا استعمال ملتا ہے۔ جو اپنے اندر سحر رکھے ہوئے ہیں۔ اس مجموعے میں ایوب ندیم خارجی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ داخلی معاملات کو منظر عام پر لانے میں بھی کامیاب ہوئے ہیں۔ ایوب ندیم کی شاعری میں تمام رویوں کی جھلک نظر آتی ہے وہ ماضی ہو، مستقبل یا حال قاری کو بہترین شاعری پڑھنے کو ملتی ہے۔ جو ان کی طبیعت کو سرشار کر دیتی ہے۔ ایوب ندیم کے فن پر ڈاکٹر عطیہ سید کہتی ہیں۔ "اچھی شاعری وہ ہے جو اپنے عہد کے تقاضوں کا ساتھ دیتی ہے، اور اپنے زمانے کو اپنے اندر جذب کرلیتی ہے۔ ایوب ندیم کی شاعری میں یہ خصوصیت نمایاں طور پر موجود ہے۔ کہیں کہیں وہ اپنی شاعری میں مختصر بحروں کے استعمال کی وجہ سے ناصر کاظمی کے قریب محسوس ہوتے ہیں، لیکن فکری اور معنوی سطح پر وہ اپنا ایک الگ جہان آباد کرتے ہیں"۔[2] ایوب ندیم ایک ایسا جہان آباد کرتا ہے جہاں وہ اپنی پسند کے پھول اگا تا نظر آتا ہے اور ان کی خوشبو سے لطف اندوز بھی ہوتا ہے۔ ایوب ندیم غزلوں کے ساتھ نظموں میں بھی کمال کا سلیقہ اظہار رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر انور سدید ایوب ندیم کے شعری مجموعے "چاند میرا ہم سفر" کے بارے میں لکھتے ہیں: چاند میرا ہم سفر" کا شاعر ایوب ندیم خارجیت کا نمائندہ بھی ہے اور اس نے داخلیت کی شاعری میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ ان کو احمد ندیم قاسمی اور وزیر آغا دونوں سے سندِ افتخار ملی ہوئی ہے"۔[3] ڈاکٹر مظفر عباس ایوب ندیم کی شاعری کے موضوعات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ایوب ندیم نوجوان نسل کے ایک اہم شاعر ہیں۔ ان کے موضوعات میں تنوع، احساس میں گہرائی، فکر میں ندرت اور لہجے میں تازگی ہے"۔[4]

ڈاکٹر سعادت سعید ایوب ندیم کی نظم نگاری کے متعلق لکھتے ہیں:

"ایوب ندیم کی نظم نگاری کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ان کی اکثر نظموں کا اختتام ایک حیرت پر ہوتا ہوا نظر آتا ہے"۔[5]

ایوب ندیم کی نظموں کے موضوعات درج ذیل ہیں:

خالق کون ہے

ایوب ندیم اللہ تعالی کا شکر یہ یوں کرتے ہیں:

خاک بے جان سے
رزق میرے لیے
تو نے پیدا کیا، تو ہے میرا خدا

عشق و محبت

عشق و محبت کے بغیر انسان کا وجود بے کار ہے عشق و محبت ہی انسان کو زندہ رکھتی اور وہ عشق و محبت حقیقی بھی ہو سکتا مجازی بھی ایوب ندیم کے ہاں بھی یہ موضوع ملتا ہے:

یہ ہدایت تیری
چار سو روشنی
تیرا در وا ہوا، مجھ کو تو مل گیا

رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عقیدت و محبت

رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عشق تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے ایوب ندیم بھی اسی عشق میں سرشار نظر آتا ہے:

میں تیرے عہد میں ہوتا تو یہ صورت ہوتی
دیکھتے رہنا تجھے میری عبادت ہوتی

اپنی پلکوں سے ترے نقشِ قدم چومتا میں
تیری راہوں میں بسر زیست کی مدت ہوتی

جس گھڑی اٹھتی تری نظرِ کرم میری طرف
حاصلِ زیست مری اک وہی ساعت ہوتی

ایثارِ رسالت مآب ﷺ

ایوب ندیم رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دین اسلام کی خاطر دی ہوئی قربانیوں کو بھی اپنی شاعری میں بیان کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو اسی دور میں ہونے کی خواہش کا اظہار بھی کرتا ہے:

میں بھی شامل ترے لشکر میں یقیناً ہوتا
تیرے دشمن سے بہت میری عداوت ہوتی

میں ترے عشق میں زخموں سے سجاتا یہ بدن
میرے چہرے پہ نہ یوں آج ندامت ہوتی

آرزو رکھتا کہ جاں تجھؐ پہ نچھاور کردوں
پھر مجھے موت بھی آتی تو شہادت ہوتی

صبر

ایوب ندیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صبر کو بھی اپنے اشعار میں خوب صورت انداز میں بیان کیا ہے:

میں شکم پر تیریؐ تقلید میں پتھر رکھتا
مجھ کو حاصل تیرے مزدور کی عظمت ہوتی

اپنا سینہ ترے انوار سے روشن کرتا
زندگی میری بھی خورشید کی صورت ہوتی

میری ہر سانس میں خوش بو تری ہوتی آقاؐ
میرے ہر لمحے پہ بس تیری حکومت ہوتی

امید

ایوب ندیم کی شاعری میں امید ورجائیت کا اظہار ملتا ہے۔وہ گہری تاریکی میں بھی دیا جلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ گویا مکمل طور پر مایوس نہیں ہونے دیتے۔وہ کہتے ہیں کہ:

اک ترے در کی گدائی جو مجھے مل جاتی
اور پھر دل میں بھلا کون سی حسرت ہوتی

میں ترے عہد میں ہوتا تو کرم ہوتا ترا
اس گنہ گار پہ یہ تیری عنایت ہوتی

ایوب ندیم نے اپنے شعری مجموعہ "چاند میرا اہم سفر" کی ابتدا "حمد" سے کی ہے۔بنیادی طور پر حمد عربی زبان سے ماخوذ ہے، جس کے معنی تعریف کرنا کے ہیں۔ اصطلاح میں وہ شعری صنف یا وہ نظم جس میں اللہ رب العزت کی عظمت، قدرت، جاہ جلال، شان وشوکت کو بیان کیا جائے، اسے حمد کہتے ہیں۔ ایوب ندیم نے اس نظم کا عنوان قرآن پاک کی آیت سے لیا ہے۔فنی جائزہ ذیل میں تفصیل سے درج ہے:

اللہ تعالی کے صفاتی ناموں کا استعمال

اللہ تعالی کے صفاتی ناموں کو ایوب ندیم نے خوب صورتی سے اپنی شاعری میں برتا ہے:

ابتدا بھی ہے تو
انتہا بھی ہے تو
تو رہے گا سدا، صرف تجھ کو بقا

غلامی کا علامتی انداز

کس قدر قوم غلامی میں زندگی جی رہی ہے اس غلامی کو علامتی طور پر پیش کرکے ایوب ندیم نے اپنے فن کا لوہا منوایا ہے:

کس نے تیرے پنجرے میں رکھی ہے یہ سونے کی کٹوری
کس نے تیری چونچ پکڑادی ہے یہ ریشم کی ڈوری
بول رے طوطے!
تو کیوں چپ ہے؟

تلمیحات

ایوب ندیم نے اپنے خیال کو پیش کرنے کے لیے تلمیحات کا سہارا لیا ہے اور خیال کو خوب صورتی سے پیش کیا ہے۔ نظم حمد کا عنوان تلمیحی عنوان ہے "رب ارض و سما کے لیے" جو کہ آیت الکرسی سے ماخوذ ہے "لہ ما فی السموت وما فی الارض" سورۃ بقرہ آیت (255-251)۔

میں شکم پر ترئ تقلید میں پتھر رکھتا
مجھ کو حاصل ترے مزدور کی عظمت ہوتی

تشبیہات

تشبیہات کا استعمال کرکے شاعر کلام میں حسن پیدا کرتا ہے۔ یہی حسن ایوب ندیم کی شاعری میں جابجا ملتا ہے۔

میں شکم پر تیری تقلید میں پتھر رکھتا
مجھ کو حاصل تیرے مزدور کی عظمت ہوتی

اپنا سینہ ترے انوار سے روشن کرتا
زندگی میری بھی خورشید کی صورت ہوتی

"ہم پھول ہم ستارے" شعری مجموعہ بچوں سے متعلق شاعری پر مشتمل ہے۔ جس میں حمد اور نعت کے علاوہ 16 نظمیں شامل ہیں۔ بچوں کے متعلق شاعری پر سید نظیر زیدی لکھتے ہیں:

> "بچوں کے لیے شاعری کرنا بظاہر آسان لگتا ہے، حقیقت میں اتنا ہی مشکل ہے۔ بچوں کے شاعر کو ایسے مضامین تلاش کرنا پڑتے ہیں، جن سے وہ پہلے سے مانوس ہوں اور زبان ہی نہیں، انداز بیان کی سادگی اور روانی کا بھی خیال رکھنا ہوتا ہے۔[6]

حمد میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ کائنات کی ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ پھل، پھول اور طرح طرح کے میوہ جات اللہ کی خاص نعمتوں میں سے ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا فرمائی ہیں۔ چاند، سورج، بادل اور تارے جو

انسانوں کی خاطر بنائے گئے۔چاند تاریک راتوں میں اجالا کرتا ہے۔سورج کی مدد سے ہم دن میں روشنی حاصل کرتے ہیں جو ہماری، درختوں اور پودوں کی توانائی کے لئے بے حد ضروری ہے۔حمد میں ایوب ندیم لکھتے ہیں:

یہ پھل پھول سارے اگائے اسی نے
ہمیں میٹھے میوے کھلائے اسی نے
یہ چاند اور سورج، یہ بادل، یہ تارے
بنائے اسی نے یہ خادم ہمارے
یہ ہے اس کی کتنی بڑی مہربانی
رواں پتھروں سے کیا اس نے پانی
سدا اپنے رب کی عبادت کریں ہم
جُھکیں اس کے آگے، اسی سے ڈریں ہم

نظم "نعت" میں ایوب ندیم نے رسول اکرم ﷺ کی شان میں کلام پیش کیا ہے جس میں انھوں نے آپ ﷺ کو بے سہاروں کا سہارا، ہم سب کی آنکھوں کا تارا اور روزِ محشر آپ ﷺ کی ذات امت کے لیے شفاعت کا سبب بنیں گے۔ایوب ندیم لکھتے ہیں:

بے کسوں کو فقط آپ ﷺ کا آسرا
آپ ﷺ ہی بے بسوں کے سہارے ہوئے
یا نبی ﷺ! آپ کا کوئی ثانی نہیں
آپ ﷺ ربِ دو عالم کے پیارے ہوئے
ساری دنیا میں پھیلی مہک آپ ﷺ کی
آپ ﷺ ہم سب کی آنکھوں کے تارے ہوئے

مسلمان ایک اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے۔رسول ﷺ نے اللہ کے بتائے ہوئے احکامات کو اپنایا اور مسلم امت کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کی ہے۔اسلام ہمیں بہت سی برائیوں سے روکتا ہے۔ان برائیوں میں سے ایک جھوٹ ہے۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات ہیں کہ جھوٹ سے نفرت کرو اور ہمیشہ سچ بولو۔سچ بولنے والا ہمیشہ سرخرو رہتا ہے۔ایوب ندیم نے اپنی نظم "سچ بولو" میں بچوں کو سچ کی اہمیت سے آگاہ کیا ہے۔سچ سے بڑی کوئی دولت اور نعمت نہیں ہے۔جو سچ بولتا ہے اسے ہمیشہ اچھا سمجھا جاتا ہے اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔مذکورہ نظم میں وہ ایک مصلح کے روپ میں سامنے آتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

سچ سے بڑھ کر دولت کیا ہے؟
سچ سے اچھی نعمت کیا ہے؟
سچ کو اپنا دوست بناؤ

سچ بولو، سچے بن جاؤ

مشہور مقولہ ہے کہ "تندرستی ہزار نعمت ہے"۔ کہتے ہیں کہ اگر اپنی صحت کی اہمیت کا اندازہ لگانا ہے تو اسپتال جایا کریں۔ اگر اللہ نے آپ کی تندرستی عطا کی ہے تو سمجھیں آپ سب سے زیادہ دولت مند ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہمیں اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے۔ ایوب ندیم نے اپنی نظم "صحت ایک نعمت" میں بچوں کو بتایا ہے کہ صحت رب کی طرف سے ایک خاص نعمت ہے، رحمت ہے۔ گلی سڑی اور بیمار کرنے والی خوراک سے منع کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

صحت تو ہے نعمت رب کی
صحت تو ہے رحمت رب کی
گیت اسی کے گاؤ بچو!
صحت خوب بناؤ بچو!

رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے "الکاسب حبیب اللہ"، ترجمہ: محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔ ایک اور حدیث کا مفہوم ہے کہ رزقِ حلال عین عبادت ہے۔ اسلام میں محنت کی بہت اہمیت ہے۔ رزق حلال ہمیشہ محنت ہی کے زریعے کمایا جاتا ہے۔ محنت کے دم سے یہ دنیا آباد ہے۔ جتنے ترقی یافتہ ممالک ہیں سب نے محنت کی بدولت ترقی کی ہے۔ ایوب ندیم کی نظم "محنت کی عظمت" میں بھی محنت کے متعلق بات کی گئی ہے۔ وہ بچوں کے بتاتے ہیں کہ اگر ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں اور ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں محنت کرنا ہوگی۔ محنت کر کے ہی ہم اپنا اور اپنے والدین اور اس ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

کام جو دل سے کرتا ہے، دریا پار اترتا ہے
محنت کرنے والا ہی اپنی جھولی بھرتا ہے
کام کرو اور خوب کرو، کام ہی صبح و شام کرو
قائد کا فرمان ہے یہ، محنت صبح و شام کرو

عید مسلمانوں کا ایک تہوار ہے۔ سال میں دو عیدیں منائی جاتی ہیں۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بطور انعام "عید الفطر" عطا کی۔ دوسری عید جس پر اللہ کی راہ میں جانور قربان کیے جاتے ہیں اسے عید الاضحیٰ کہا جاتا ہے۔ عید کا دن خوشیوں کا دن ہوتا ہے۔ عید الفطر جسے میٹھی عید بھی کہا جاتا ہے اور بچوں کی عید بھی کہا جاتا ہے۔ اس عید پر بچے، بڑے، بوڑھے اور خواتین سب نئے نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ ہر گھر میں سیویاں پکائی جاتی ہیں۔ ہمسائیوں اور پڑوسیوں میں بھی بانٹی جاتی ہیں۔ بچوں کو خوشی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیوں کہ انھیں اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے عیدی ملتی ہے اور وہ سارا دن گھوم پھر کے مزے اڑاتے ہیں۔ ایوب ندیم نے اپنی نظم "عید" میں بچوں کو عید سے متعلق یادگار لمحات کی طرف توجہ دلانے اور اس کی اہمیت بتانے کی کوشش کی ہے۔ اس نظم میں وہ لکھتے ہیں:

چاہتوں کے سجے ہیں میلے
عید لائی ہے خوشیوں کے ریلے
خواب تعبیر پائے ہوئے ہیں
عید کے دن میں کیا دل کشی ہے

ایک خوشبو سی پھیلی ہوئی ہے
دل میں خوشیاں بسائے ہوئے ہیں

اللہ تعالیٰ نے لفظ "کن" کہا تو ساری کائنات وجود میں آگئی۔ انسان پیدا کیے۔ انسانوں کے علاوہ کئی مخلوقات پیدا کیں۔ ان کے رہن سہن اور کھانے پینے کا انتظام کیا۔ اس کے علاوہ زمین بنائی، آسمان بنایا، پہاڑ، ندیاں، سمندر، دریا، پودے درخت، سورج، چاند ستارے؛ غرض طرح طرح کی ان گنت نعمتیں اور سہولیات بنائی انسانوں کے لیے۔ ان سب نعمتوں میں ایک نعمت موسم بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے ہر قسم کے موسم سے نوازا ہے۔ بالخصوص سردی، گرمی، بہار اور خزاں۔ سال میں یہ چاروں موسم بدلتے رہتے ہیں اور انسان ان چاروں موسموں سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہے۔ ایوب ندیم نے اپنی نظم "بدلتے موسم" میں اللہ رب العزت کے عطا کردہ موسموں کا ذکر کرتے ہوئے بچوں کو اس نعمت کے متعلق آگاہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

پت جھڑ ہو یا پھول کھلیں
دونوں منظر خوب لگیں
رت آنے، رت جانے کی
دونوں ہی بنیاد بنیں
ہر سو پھول کھلاتے ہیں
موسم آتے جاتے ہیں

خلاصۂ بحث

نظم نگاری ایک اہم ادبی اور فنی اصول ہے جو مختلف پہلوؤں پر مبنی ہوتا ہے، جیسے مذہبی، وروحانی، تہذیبی، اور معاشرتی پہلوؤں کو شامل کرتا ہے۔ اس کے ذریعے شاعران اپنی شاعری کے ذریعے اپنے عقائد، روایات، روحانی احساسات، تہذیبی معنوں، اور معاشرتی پیغامات کو اجاگر کرتے ہیں۔ نظم نگاری اکثر انسانی تجربات اور مواضع کو اسی طریقے سے پیش کرتی ہے تاکہ سماج کو تاثر کن راہوں پر لے جائے اور افکار اور عمل کی راہ میں ہدایت دے۔ اس سے معاشرتی اور فکری ترقی کو فراہم کرنے کا اہم کردار ہوتا ہے۔

References

[1] Dr. S‘ādat S‘īd, Wasī‘ fikrī kīnwas kā sha‘ir, base, Ayūb Nadīm, Chānd mīrā ham safar (Lahore: Dār al-sha‘ūr, 2009), 18.
[2] Dr. ‘Atyah Sayyed, Tabṣrah, base, Ayūb Nadīm, Chānd mīrā ham safar (Lahore: Dār al-sha‘ūr, 2009), 26.
[3] Dr. Anwar Sadīd, Tabṣrah, base, Ayūb Nadīm, Chānd mīrā ham safar (Lahore: Dār al-sha‘ūr, 2009), 25.
[4] Dr. Muẓaffar ‘Abbās, Tabṣrah, base, Ayūb Nadīm, Chānd mīrā ham safar (Lahore: Dār al-sha‘ūr, 2009), 26.
[5] Dr. S‘ādat S‘īd, Wasī‘ fikrī kīnwas kā sha‘ir, base, Ayūb Nadīm, Chānd mīrā ham safar (Lahore: Dār al-sha‘ūr, 2009), 18.

[6] Nazīr Zīdī, Tabṣrah, base, Ayyūb Nadīm, Ham phūl ham sitāray (Lahore: Tāḥā Raḥīm Publication, 2001).